بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

مغربی ممالک میں سودی قرض کے ذریعے گھر خریدنے کا جو طریقہ رائج ہے وہ سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

البتہ اس کے متبادل کے طور پر مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے:

(الف) گھر کے مالک سے معاملہ اس طرح طے ہو جائے کہ گھر کی پوری قیمت بازاری قیمت سے زیادہ مقرر کرلی جائے اور پھر اس کی ادائیگی قسطوں میں ہو تو یہ صورت جائز ہے، البتہ اگر یہ معاملہ کسی بینک یا مالیاتی ادارے کے ذریعے ہو تو یہ ضروری ہے کہ وہ بینک یا مالیاتی ادارہ وہ گھر خود اپنے لیے خریدے اور اگر بنا ہوا گھر ہو تو اس پر قبضہ بھی کرلے، پھر آپ کو ادھار فروخت کرے، اس ادھار قیمت کا تعین کرتے وقت وہ بازاری قیمت سے جتنا اضافہ مناسب سمجھے اتنا اضافہ کر کے قیمت مقرر کرے، لیکن معاملے کے وقت یہ طے کرنا ضروری ہے کہ کل قیمت کیا ہو گی؟ اور یہ بھی کہ کتنی قسطوں میں ادائیگی کی جائے گی، جب قیمت اس طرح متعین ہو گئی تو اَب کوئی ایک فریق دوسرے فریق کو اس قیمت میں کمی پیشی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا، لہذا اگر خریدار آخری ادائیگی کی تاریخ آنے سے پہلے گھر کسی اور کو فروخت کرنا چاہے اور رقم کی پیشگی ادائیگی کرنے پر قادر ہو جائے تب بھی وہ اپنے بیچنے والے ادارے سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتا کہ وہ قیمت میں کمی کر دے، ہاں وہ ادارہ اپنی خوشی سے کمی کر سکتا ہے۔ (ماخذہ فتاوی عثمانی: ۳/ ۳۰۹)

(ب): اگر بینک سے اس طرح معاملہ کرنا مشکل ہو تو اس کا دوسرا حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں کے مسلمان تاجر مل کر آپس میں مقامی علماء کے مشورے سے اور ان کی نگرانی میں ایک یونین اور ویلفیئر ٹرسٹ بنائیں جو کہ ایک شخص معنوی (Legal person) کی حیثیت سے اپنا مستقل شرعی و قانونی وجود رکھتا ہو، اور اس ٹرسٹ کے اصول وضوابط بھی طے کیے جائیں، اور ٹرسٹ کے ممبران ادارہ میں بطورِ مضاربت اپنی رقوم جمع کروائیں، ادارہ ان رقوم میں سے اگر چاہے تو کچھ رقم کسی نفع بخش کاروبار میں لگائے اور بقیہ کچھ رقم سے کسی حاجتمند مسلمان کو مکان خرید کر "شرکتِ متناقصہ" یا مرابحہ مؤجلہ کے طریقہ پر فروخت کر دے، اور شرکتِ متناقصہ اور مرابحہ مؤجلہ کا طریقہ وہاں کے مقامی علماء سے معلوم کر لیا جائے، اس طرح کچھ عرصہ میں حاجتمند مسلمان جائز طریقہ سے گھر کا مالک ہو جائے گا، اور مسلمان تاجروں کو بھی مضاربت کا نفع حاصل ہوتا رہے گا۔

(ج) : تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہاں کے مسلمان اپنی زکوٰۃ وصدقات سے حاجتمند مسلمانوں کی مدد کریں، اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ:

(i): ذاتی گھر کیلئے حاجتمند شخص اگر اتنا غریب ہو کہ وہ شرعی لحاظ سے مستحقِ زکوٰۃ بھی ہو تو اس صورت میں مسلمان تاجر اپنی زکوٰۃ وصدقات کی رقوم جمع کر کے اُس مستحق شخص کو گھر خرید کر دے دیں، اس طرح مسلمان تاجروں کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور ایک حاجتمند شخص کی حاجت بھی پوری ہو جائے گی۔

(ii): اگر وہ شخص شرعی لحاظ سے مستحقِ زکوٰۃ نہیں ہے مثلاً اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد نصاب کے بقدر مال ہے، لیکن گھر خریدنے کیلئے ناکافی ہے، تو اس صورت میں یہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ گھر خرید کر بائع کی رضامندی سے تحریری طور پر یہ طے کر لے کہ مکان کی کچھ قیمت فوری ادا کی جائے گی اور بقیہ قیمت (مثلاً) کچھ دنوں بعد ادا کی جائے گی، (اس طرح مکان خریدنے کے بعد مکان کا ثمن اس کے ذمہ دَین ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں وہ مستحقِ زکوٰۃ ہو جائے گا) پھر جس حد تک رقم یہ شخص ادا کر سکتا ہو، کر دے اور بقیہ قیمت دیگر مسلمان اپنی زکوٰۃ سے ادا کر دیں ۔

(ماخذہ التبویب:۱۵۸۷/۷۷)